

قور افشاں

تجارت و بازرگانی

حقیقی نور، و شایعہ ہوا کے ہر ایک ذرہ کو روشن کرنا اور

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ

لو دیانہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء

قیمت ۳۰ پائی

[illegible]

بقیہ نظر ثانی کتاب حیانت الانسان

حصہ ششم

معرض صاحب داری حوالہ دین کے جس سے کہ کو کاغذ میں کو
چاہے کہ وہ مقام چھان پر ہو کتاب پر چھ خود دیکھ لیں پھر
اضافہ کریں اور کہیں کہ کوئی تعلیم نہیں کی بلکہ گلی جڑا
تصنیف کے ۳۰ صفحہ پر قلمبند کیے کہ جب میں بوجھ کے اپنے
خدا پر چڑھ رہا ہوں اور انھیں آیات حکم و احکام سے
میلی تصور کرتے ہیں تو فرم کرتے ہیں کہ میں نے تو ان کو
دیکھا ہے کہ وہ اپنے اور کلام اور روح القدس اور یہ چیزیں ایک
ہیں اور انھیں یہی جو زمین پر گرا رہے ہیں اوج اور ان کی
اور وہ یہ زمین ایک چٹان پر ہے اور جب قلم و قلم صاحب کے
انہیں میں جلی آیت سے معرفت ثابت ہوا ہے انہیں ان کا تعلیم ہل
گلی پر اور پھر میں سوال کا کہ کوئی تعلیم نہیں کی بلکہ گلی
پر حضور پر معرض صاحب بطور جواب نام کرتے ہیں کہ
میں معلوم کر مطلب گزارنے کے لئے کہ میں نے اپنے
زمین میں کیا ہیں یہاں صاحب اگر میں فکر کے لئے اپنے
سے مطلب نہ گزرا تو تھکا ہوا ہوں کہ میں نے
جو اب۔ نقل کے نزدیک تفسیر کا مسئلہ انہیں میں جو حال
قائم کر چکا ہے اور بہت آیات مصداق اس امر کی ہیں صاحب
اپنے حال پر تو یہاں ایک آیت تو معرض کا نقل مقصود ہے
تو میں حال پر اس پر اس پر کہ میں نے اپنے میں مطلب گزارنے
پر پہلے میں کہ کوئی تعلیم نہ تھا نہ مصداق اپنے اصل معنیوں
سے پھر جانے لگا اور وہ معنیوں جو بہت آیتوں سے ثابت
ہوئے ان آیتوں میں ایک کے لئے ہے میں نے میں نے ان کا تہذیب
ہو جانے میں صاحب مطالب کرتے ہیں حال پر۔ میں اگر
اپنے کہ میں نے اس کی ساتویں و آٹھویں آیات جلی تصور
بھی کیا ہوں تو انہیں میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے

کلیت کا مسئلہ ثابت ہو سکتا ہے پھر صفحہ ۳۰ پر بطور معرفت
کے معرض صاحب اس امر کے ثبوت میں کہ یہاں کتاب سے پہلے
موت ہوئی ہو ایک اور آیت پیش کرتے ہیں کہ میں نے اپنے میں نے اپنے
باب ۱۰ آیت ۱۰۔ تو کیوں مجھے اچھا لگتا ہے کہ کوئی انہیں نہیں
کہ ایک بچہ خدا۔ اہل اسلام خیال کرتے ہیں کہ اس آیت سے
ثابت ہے کہ خداوند عیسیٰ اپنی الوہیت سے انکار کرتے ہیں اور
میں جیسا میں نے میں نے خیال کر کے اس آیت کو بدل کر
ہاں کہہ دیا ہے کہ کوئی کہیں کی آیت پر چھتا ہے کہ یہ
خیال کی کہ میں نے معرض صاحب اور ایک صفحہ صحت کے
میں ان کا مفاد صحت ہے تو اسی غلطی سے یہ صاحب قلم سے
میں ایک صحت بھی صحت ثابت ہو تو وہ قابل سند نہیں ہے
قرآن جلی ثابت ہو کر قابل سند نہ اس مقام پر یہ ایک
معرض صاحب حال معرض کے ماکر لکھا جائے کہ حضور خدا
روشنی میں تو میں نے لکھی ہے کہ میں نے حضور سلامت
اپنی عادت کے کہ صاحب دیشام دینے میں کہہ دے کہ گئے
چنانچہ داری حوالہ دین کو ایک کتاب تہذیب و تہذیب
میں میں کہ میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے
معرض صاحب اس امر کی طرف مطالب ہوا کہ میں نے اپنے میں نے اپنے
الوہیت کا حکم ہو سکتا ہے ایک کہنا ہے اگر یہ صحت ہے
صاحب کو منظور ہوں تو اپنی مرضی کے موافق شرح کریں
بغیر دلیل کے کہیں کہ اس آیت کے ایک ہی صفحہ پر کوئی
خیر اگرچہ وہ اپنے اصل معنی سے معرفت بھی سمجھ جائے ہے
اگرچہ میں بھی جانے کہ تو مجھے بھی کی بات کہوں چھتا
ہو تو میں نے لکھا ہے کہ کسی تعلیم انہیں میں نے اپنے میں نے اپنے
صاحب کہ اگرچہ میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے
سیح کی بہت عبادتوں سے ثابت ہو کر ایک آیت کے اندر
صاحب دیشام دینے میں کمال پر بیان کہ کہ وہ اپنے میں نے اپنے
میں کہہ دے کہ میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے
معرض صاحب اس امر کی طرف مطالب ہوا کہ میں نے اپنے میں نے اپنے
اب نہ میں نے نہ میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے میں نے اپنے

Librairie

MADE IN JAPAN

ضمیمہ نور افشاں نمبر ۳۲

تعلی و آیت قریم اور سست لکھ کر دی کر شکل و رسم پر نظر کرنا
 در تمام کو کبھی جواب نہ دیکھ سکتا سب جو کچھ لکھا ہے میں
 کرتے اخیر یہ کہ اس پر کہ دوری حاد الدین صاحب نے
 اختیارات و اشیاء قرآن کی تائید میں ایک جہادیت لکھیں
 میں بہت سی کھلی ہیں یہاں تک کہ صوفیہ و سنیہ کے مابین
 ایک پہلی ذکر ہے جو اول و معتبر من صاحب انجیل جو اب
 با صاحب جناب کریں بعد ان میں ہم اور بھی بعد اسکی پس مباد
 کہ ہم اور یوں کہ از سر نو مکرر کی جلت و آیت میں کہ لکھی ہوئی
 واقع قرآن میں لکھی ہیں بلکہ اس سے پیش کر میں بدینہ
 کہ لکھی ہوئی ہیں معتبر من صوفیہ و سنیہ کے مابین
 پر آج بھی کوئی عمل کیا دوسری طرح میں لکھی ہوئی ہیں
 کیا ہے معتبر من صاحب عشق الہی کے صوفیہ و سنیہ کے مابین
 کہ جب اہل اسلام انجیل یا قرآن سے کوئی مطلب نکالتے
 میں تو بہ وقت دوسرے بار چاہی جائیکہ وہ مضمون باطل
 قرآن کا تا بہر جواب اول تو یہ اعتراض معتبر من صاحب
 مضمون ہر فی انجیل اگر دست میں ہو تو کچھ مستند نہ تھا
 کہ جو مضمون درانی انجیل سے ہر ذکر کہ تہجد سے چنانچہ غرض
 اسلام بہت جلد تہجد کو معتبر من صاحب قرآن کی طرہ سے
 لائے میں اور پھر مناسب تھا کہ معتبر من صاحب اس اعتراض
 کے ساتھ کوئی مثال لکھتے کہ یہ مضمون صاحب معتبر من
 اسلام قرآن لکھا اور اس پر کہ انجیل کے اردو فارسی یا
 ہندی و غیرہ ترجمہ میں آیات مشکوکہ (مثلاً) و خدا کے چہ
 منہ کے پانچویں باب کی ۷ اور آیت اور یہ خدا کی انجیل
 کے آٹھویں باب کی اول آیت سے لیکر بارہویں تک
 کے تراشے جانے سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ آیات صاحب قرآن
 اہل اسلام تراشی لکھی ہیں کہ جو ہم اقرار کر چکے ہیں کہ شاید یہ
 ہیں اگر یہ کسی ترجمہ میں موج و نہوں تو کچھ مستند نہیں کہ جو
 تر و در و غل مضمون انجیل نہیں اور اگر معتبر من صاحب لکھا
 ہے ایمان پر اعتراض کریں کہ کہیں اس خط کی جگہ پر اعتقاد

تعلی و آیت قریم اور سست لکھ کر دی کر شکل و رسم پر نظر کرنا
 در تمام کو کبھی جواب نہ دیکھ سکتا سب جو کچھ لکھا ہے میں
 کرتے اخیر یہ کہ اس پر کہ دوری حاد الدین صاحب نے
 اختیارات و اشیاء قرآن کی تائید میں ایک جہادیت لکھیں
 میں بہت سی کھلی ہیں یہاں تک کہ صوفیہ و سنیہ کے مابین
 ایک پہلی ذکر ہے جو اول و معتبر من صاحب انجیل جو اب
 با صاحب جناب کریں بعد ان میں ہم اور بھی بعد اسکی پس مباد
 کہ ہم اور یوں کہ از سر نو مکرر کی جلت و آیت میں کہ لکھی ہوئی
 واقع قرآن میں لکھی ہیں بلکہ اس سے پیش کر میں بدینہ
 کہ لکھی ہوئی ہیں معتبر من صوفیہ و سنیہ کے مابین
 پر آج بھی کوئی عمل کیا دوسری طرح میں لکھی ہوئی ہیں
 کیا ہے معتبر من صاحب عشق الہی کے صوفیہ و سنیہ کے مابین
 کہ جب اہل اسلام انجیل یا قرآن سے کوئی مطلب نکالتے
 میں تو بہ وقت دوسرے بار چاہی جائیکہ وہ مضمون باطل
 قرآن کا تا بہر جواب اول تو یہ اعتراض معتبر من صاحب
 مضمون ہر فی انجیل اگر دست میں ہو تو کچھ مستند نہ تھا
 کہ جو مضمون درانی انجیل سے ہر ذکر کہ تہجد سے چنانچہ غرض
 اسلام بہت جلد تہجد کو معتبر من صاحب قرآن کی طرہ سے
 لائے میں اور پھر مناسب تھا کہ معتبر من صاحب اس اعتراض
 کے ساتھ کوئی مثال لکھتے کہ یہ مضمون صاحب معتبر من
 اسلام قرآن لکھا اور اس پر کہ انجیل کے اردو فارسی یا
 ہندی و غیرہ ترجمہ میں آیات مشکوکہ (مثلاً) و خدا کے چہ
 منہ کے پانچویں باب کی ۷ اور آیت اور یہ خدا کی انجیل
 کے آٹھویں باب کی اول آیت سے لیکر بارہویں تک
 کے تراشے جانے سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ آیات صاحب قرآن
 اہل اسلام تراشی لکھی ہیں کہ جو ہم اقرار کر چکے ہیں کہ شاید یہ
 ہیں اگر یہ کسی ترجمہ میں موج و نہوں تو کچھ مستند نہیں کہ جو
 تر و در و غل مضمون انجیل نہیں اور اگر معتبر من صاحب لکھا
 ہے ایمان پر اعتراض کریں کہ کہیں اس خط کی جگہ پر اعتقاد

قرآن در پردہ
 میں طلاق کا نہیں فقہ
 نہ لکھی ہوئی ہیں
 اس فرقی قرآن
 میں تاثرین تو
 میں فقہ کر کے
 تاثرین کی فہم
 ہی حال ہو اب
 شو چھا رہے
 نہیں ملا وہ ان
 انجیل میں جانبدار
 حضرت عیسیٰ
 انجیل کا لکھا
 کسی تقدیر میں
 برکس ایک
 تصانیف مستند
 سی آج تک
 صاحب سے
 کے روئے زم
 انجیل تو
 ہونا اہل اسلام
 سو برس قبل
 نشان نہیں
 ہو چکے ہیں
 میں دی گئی
 اکثر مسابقت
 ہونا اس
 غیب ہو کر
 کر لکھا



